

ایلخانی سلطنت

قیام، ارتقاء، اسلامائزیشن، علمی و تہذیبی خدمات اور زوال

دور حکومت: تقریباً 1256ء تا 1335ء

1۔ تمہید: ایلخانی سلطنت کیا تھی؟ ایلخانی سلطنت (Ilkhanate) منگول سلطنت کی ان شاخوں میں سے ایک تھی جو ایران، عراق، آذربائیجان، خراسان اور ملحقہ علاقوں میں قائم ہوئی۔ اس کا آغاز ہلاکو خان کی فتوحات سے ہوا۔ ہلاکو خان، چنگیز خان کا پوتا تھا۔ اس نے ایران اور عراق کی طرف منگول پیش قدمی کو آگے بڑھایا اور بالآخر 1258ء میں بغداد فتح کیا۔ ایلخانی حکمرانوں کی اصل طاقت منگول فوج تھی، لیکن حکومت چلانے کے لیے انہوں نے بڑی حد تک مقامی فارسی اہل دیوان، علماء اور انتظامی روایت سے استفادہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ایلخانی سلطنت کا کردار تبدیل ہوتا گیا۔ گویا کہ ایلخانی سلطنت کی تاریخ دراصل منگول اقتدار کے بتدریج اسلامی و ایرانی تہذیب میں جذب ہونے کی تاریخ بھی ہے۔

2۔ منگول حملہ

ایلخانی دور کو سمجھنے کے لیے پہلے منگول حملے کا پس منظر سمجھنا ضروری ہے۔

چنگیز خان اور منگول طاقت

تیرہویں صدی کے آغاز میں چنگیز خان نے منگول قبائل کو متحد کیا اور ایک عظیم فوجی طاقت قائم کی۔ اس کے بعد منگول افواج نے:

- وسطی ایشیا
- خوارزم
- ایران
- افغانستان
- روس
- چین وغیرہ کے وسیع علاقوں کو اپنی فتوحات میں شامل کیا۔

اسلامی دنیا پر اثر: خوارزم شاہی سلطنت کے خاتمے کے بعد منگولوں کی تباہ کن یلغار ایران اور عراق تک پہنچی۔ شہروں کی تباہی، قتل و غارت اور سیاسی انتشار نے مسلم دنیا کو شدید نقصان پہنچایا۔ یہی سلسلہ آگے چل کر ہلاکو خان کی مہم تک پہنچا۔

3۔ ہلاکو خان

ہلاکو خان (Hülegü/Hulagu) چنگیز خان کا پوتا اور تولی خان کا بیٹا تھا۔

چنگیز خان کی وفات کے بعد منگول سلطنت مختلف حصوں میں تقسیم ہوئی۔ بعد میں منگول فرمانروا منگلے خان نے ہلاکو کو مغربی ایشیا کی طرف بھیجا۔ اس کا مقصد تھا:

1. ایران اور عراق میں منگول اقتدار کو مضبوط کرنا۔

2. اسماعیلی قلعوں کا خاتمہ کرنا۔

3. عباسی خلافت کو ختم کرنا۔

4. شام کی طرف منگول اقتدار کو وسعت دینا۔

5. ہلاکونے ایران میں اپنی فتوحات کو آگے بڑھایا اور پھر عراق کی طرف متوجہ ہوا۔

4۔ بغداد کی فتح—1258ء

یہ ایلخانی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ 1258ء میں ہلاکو خان نے بغداد پر حملہ کیا۔ اس وقت بغداد عباسی خلافت کا مرکز تھا اور خلیفہ المستعصم باللہ حکمران تھا۔ منگول فوج نے بغداد کا محاصرہ کیا اور بالآخر شہر پر قبضہ کر لیا۔

بغداد کی فتح کی اہمیت

بغداد کی فتح کے نتیجے میں:

• عباسی خلافت کا مرکزی سیاسی اقتدار ختم ہو گیا۔

• بغداد کی سیاسی حیثیت شدید متاثر ہوئی۔

• عراق منگول اقتدار کے زیر اثر آ گیا۔

• اسلامی دنیا میں ایک بڑا سیاسی خلا پیدا ہوا۔

• مصر میں قائم مملوک سلطنت ایک اہم مسلم سیاسی طاقت کے طور پر سامنے آئی۔

1258ء میں بغداد کی فتح کو محض ایک شہر کی فتح نہیں بلکہ عباسی سیاسی اقتدار کے خاتمے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ہلاکو کی پیش قدمی کے نتیجے میں بغداد 1258ء میں فتح ہوا، جبکہ 1260ء تک منگول فوج شام کے بڑے حصے تک پہنچ گئی تھی۔ تاہم اسی سال مملوکوں نے عین جالوت میں منگول فوج کو شکست دی۔

5۔ ایلخانی سلطنت کا قیام: ہلاکونے ایران، عراق اور ملحقہ علاقوں میں ایک مستقل سیاسی اقتدار قائم کیا۔ یہی اقتدار بعد میں ایلخانی سلطنت کہلایا۔

"ایلخان" کا مفہوم: "ایلخان" منگول سیاسی روایت میں ایک ایسے حکمران کے لیے استعمال ہوتا تھا جو ایک بڑے منگول اقتدار کے ماتحت ہو۔ بعد میں ایران میں ہلاکو کے خاندان کی حکومت عملاً ایک مستقل سلطنت بن گئی۔

مرکز

ایلخانی اقتدار کا اہم مرکز تبریز بن گیا، اگرچہ سلطنت کے مختلف ادوار میں دوسرے شہروں کی بھی بڑی اہمیت رہی۔

6۔ ابتدائی ایلخانی حکمران

ہلاکو کے بعد کئی حکمران آئے۔ اہم حکمرانوں میں:

1. ہلاکو خان

2. اباقا خان

3. احمد نگودار

4. ارغون خان

5. گنجنا تو خان

6. بایدو خان

7. غازان خان

8. اولجایتو

9. ابوسعید بہادر خان، شامل ہیں۔

ابتدائی دور میں سلطنت کو کئی مشکلات کا سامنا تھا:

- منگول امر کی باہمی رقابت
- تخت کے لیے کشمکش
- مالی مسائل
- مقامی آبادی کے ساتھ تعلقات
- مذہبی اختلافات
- مملوکوں سے جنگ
- وسیع سلطنت کو منظم کرنے کا مسئلہ

7۔ مملو کین سے تعلقات اور جنگیں

ایلخانی تاریخ کا ایک نہایت اہم پہلو۔ مصر اور شام میں مملوک سلطنت قائم تھی، جبکہ ایران اور عراق میں ایلخانی حکومت۔ دونوں کے درمیان بنیادی مسئلہ یہ تھا کہ:

شام اور مشرقی بحیرہ روم کے علاقے میں بالادستی کس کی ہوگی؟

عین جالوت — 1260ء

منگولوں اور مملوکوں کے درمیان سب سے مشہور معرکہ: جنگِ عین جالوت، 1260ء تھی۔ مملوک سلطان قطز اور امیر بیبرس کی قیادت میں مملوکوں نے منگول فوج کو شکست دی۔ اس فتح نے منگولوں کی شام اور مصر کی طرف مزید پیش قدمی روک دی۔

اس کے بعد ایلخانی اور مملوک سلطنتوں کے درمیان کئی دہائیوں تک:

- جنگیں
- سرحدی جھڑپیں
- سفارتی سرگرمیاں
- سیاسی اتحاد
- مخالف منگول قوتوں سے تعلقات

جاری رہے۔

جدید تحقیق کے مطابق مملوک۔ ایلخانی کشمکش تقریباً چھ دہائیوں تک جاری رہی اور 1320ء کے آس پاس مذاکرات کے ذریعے اس میں نمایاں کمی آئی۔

8۔ ایلخانی دور کا ایک اہم موڑ: غازان خان

اب ہم ایلخانی تاریخ کے سب سے اہم مرحلے میں داخل ہوتے ہیں۔ غازان خان، حکومت: 1295ء-1304ء غازان خان نے 1295ء میں اسلام قبول کیا۔

یہ واقعہ ایلخانی تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ تھا۔ جدید تحقیق بھی 1295ء میں غازان کے قبول اسلام کو منگول حکمران طبقے اور مسلم رعایا دونوں کے لیے نہایت اہم واقعہ قرار دیتی ہے۔

9۔ غازان خان کی اسلامائزیشن

یہاں ایک اہم بات سمجھنا ضروری ہے: کیا غازان سے پہلے کوئی منگول مسلمان نہیں تھا؟ نہیں، یہ کہنا درست نہیں ہو گا۔ منگولوں میں اسلام قبول کرنے کا عمل غازان سے پہلے بھی موجود تھا۔ بعض منگول حکمران اور اشراف اسلام سے متاثر ہو چکے تھے۔

لیکن: غازان خان کا اسلام قبول کرنا اس لیے اہم تھا کہ اس نے ایلخانی حکومت کی سطح پر اسلام کو نئی سیاسی اہمیت دی۔ اسی وجہ سے غازان کے دور کو ایلخانی سلطنت کی اسلامائزیشن کا اہم مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔

10۔ غازان خان کی انتظامی و مالی اصلاحات

غازان خان کا سب سے بڑا کارنامہ صرف اسلام قبول کرنا نہیں بلکہ حکومت کو منظم کرنا بھی تھا۔ اس کے دور میں سلطنت کو کئی انتظامی اور مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ اس نے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی۔

اہم اصلاحات

1۔ ٹیکس کے نظام میں اصلاح؛ محصولات کی وصولی کو منظم کرنے کی کوشش کی گئی۔

2۔ کرپشن کی روک تھام؛ سرکاری اہلکاروں کی بدعنوانی اور ناجائز وصولیوں کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی۔

3۔ فوجی نظم؛ فوج کے معاملات کو منظم کیا گیا۔

4۔ زمین اور محصولات؛ زرعی زمین، محصول اور ریاستی آمدنی کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش ہوئی۔

5۔ سکے اور مالی نظام؛ ریاستی مالیات اور سکے کے نظام میں بھی اصلاحات کی گئیں۔

یہ اصلاحات مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئیں، لیکن ان کا مقصد یہ تھا کہ ایک تباہ شدہ اور مالی بحران کا شکار سلطنت کو دوبارہ منظم کیا جائے۔

11۔ رشید الدین فضل اللہ کا کردار

غازان خان کے دور کا ذکر ہو اور رشید الدین فضل اللہ ہمدانی کا ذکر نہ ہو تو تصویر نامکمل رہتی ہے۔

وہ ایک عظیم:

• وزیر

• مورخ

• طبیب

• منتظم

تھا۔

اس کی سب سے مشہور تصنیف: جامع التواریخ ہے۔

یہ صرف منگول تاریخ نہیں بلکہ دنیا کی مختلف اقوام اور سلطنتوں کی تاریخ کو ایک وسیع تاریخی تصور میں پیش کرتی ہے۔ ایلخانی دور کے انتظامی اور تاریخی مطالعے کے لیے رشید الدین کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

12۔ غازان خان کی تہذیبی پالیسی

غازان کے دور میں ایک اہم تبدیلی یہ آئی کہ منگول حکمران طبقہ مقامی فارسی اور اسلامی تہذیب سے زیادہ گہرائی سے وابستہ ہونے لگا۔ یعنی ایک طرف: منگول سیاسی روایت

اور دوسری طرف: ایرانی و اسلامی تہذیب

کے درمیان امتزاج پیدا ہونے لگا۔

جدید تحقیق کے مطابق ایلخانی حکمرانوں نے مقامی انتظامی اثر افیہ اور مقامی روایات کو اپنایا، اور اسلام بالآخر ان کے حکومتی نظریے کا حصہ بن گیا۔

13۔ اولجایتو

غازان خان کے بعد اس کا بھائی: اولجایتو، حکومت: 1304ء-1316ء حکمران بنا۔

اس کا لقب محمد خدا بندہ اولجایتو بھی ملتا ہے۔

اس کے دور میں ایلخانی سلطنت نے علمی، فنی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں مزید ترقی کی۔

اولجایتو اور سلطانیہ

اولجایتو نے سلطانیہ کو اپنا اہم مرکز بنایا۔ وہاں عظیم الشان تعمیرات ہوئیں۔ گنبد سلطانیہ

اولجایتو کے دور کی سب سے مشہور یادگار: گنبد سلطانیہ ہے۔

یہ ایلخانی فن تعمیر کی نمایاں مثال سمجھا جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منگول اقتدار اب صرف جنگ اور فتوحات تک محدود نہیں رہا تھا بلکہ وہ مقامی تہذیب کے ساتھ مل کر ایک نئی فارسی-اسلامی درباری ثقافت تشکیل دے رہا تھا۔

14۔ علمی و تہذیبی خدمات

ابتدائی منگول حملوں کی تباہ کاریوں کے باوجود بعد کے ایلخانی دور میں علم و ثقافت نے دوبارہ ترقی کی۔

1۔ تاریخ نویسی

اس دور کی سب سے بڑی علمی خدمات میں سے ایک تاریخ نویسی ہے۔

اہم مؤرخ:

• عطا ملک جوینی

• رشید الدین ہمدانی

• و صاف

وغیرہ ہیں۔

2۔ جامع التواریخ

رشید الدین کی جامع التواریخ ایلخانی دور کی عظیم تاریخی تصنیف ہے۔

3۔ تاریخ جہاں گشا

عطا ملک جوینی کی:

تاریخ جہاں گشا

منگول فتوحات اور اس دور کی تاریخ کا نہایت اہم ماخذ ہے۔

4۔ فن تعمیر

مساجد، مدارس، مقابر اور دیگر عمارات تعمیر ہوئیں۔

5۔ طب اور سائنسی علوم

دربار اور علمی مراکز میں طب، فلکیات، ریاضی اور دوسرے علوم کی سرپرستی ہوئی۔

6۔ فارسی ادب

فارسی زبان سرکاری اور علمی زندگی میں پہلے ہی مضبوط تھی، اور ایلخانی دور میں اسے مزید درباری اور علمی سرپرستی ملی۔

15۔ مراغہ رصد گاہ ایلخانی دور کی علمی تاریخ میں مراغہ رصد گاہ کا ذکر بہت اہم ہے۔

یہ رصد گاہ نصیر الدین طوسی سے وابستہ ہے۔

یہاں:

• فلکیات

• ریاضی

• مشاہدہ اجرام سماوی

پر کام ہوا۔

یہاں طلبہ سے سوال کیا جاسکتا ہے:

"کیا منگول دور صرف تباہی کا دور تھا؟" جواب ہو گا:

ابتدائی منگول حملے انتہائی تباہ کن تھے، لیکن بعد میں قائم ہونے والی ایلخانی حکومت نے مقامی علمی روایت کو اختیار کیا اور علمی و تہذیبی سرپرستی کا ایک اہم دور بھی پیدا کیا۔

16۔ ایلخانی قانون اور اسلامی قانون

یہ ایک نسبتاً اعلیٰ درجے کا علمی نکتہ ہے۔ ابتدائی منگول حکمران اپنے منگول قانونی و سیاسی رسوم کے ساتھ آئے تھے، جبکہ ایران اور عراق میں پہلے سے اسلامی فقہ اور عدالتی نظام موجود تھا۔ لہذا دونوں نظاموں کے درمیان تعامل پیدا ہوا۔

جدید تحقیق کے مطابق ایلخانی دور میں منگول اور اسلامی قانونی روایت کے درمیان محض تصادم ہی نہیں بلکہ مختلف سطحوں پر تعالیش، موافقت اور compromise بھی پیدا ہوا۔

غازان اور اس کے بعد اسلام کی بڑھتی ہوئی سیاسی اہمیت نے اس تبدیلی کو مزید تقویت دی۔

17۔ مملوکیں کے ساتھ تعلقات کا نیا مرحلہ

غازان خان کے مسلمان ہونے کے بعد ایک دلچسپ صورت حال پیدا ہوئی۔ اب:

ایلخانی حکمران بھی مسلمان اور مملوک حکمران بھی مسلمان تھے۔

لیکن سیاسی مفادات ختم نہیں ہوئے۔

لہذا دونوں کے درمیان مقابلہ جاری رہا۔

یہ ہمیں تاریخ کا ایک اہم اصول سکھاتا ہے:

مذہبی یکسانیت ہمیشہ سیاسی اتحاد کی ضمانت نہیں ہوتی۔

مملوک اور ایلخانی دونوں مسلم ہونے کے باوجود شام، عراق اور حجاز میں سیاسی اثر و رسوخ کے لیے مقابلہ کرتے رہے۔

بعد کے دور میں سفارتی تعلقات میں بہتری آئی اور بالآخر دشمنی میں کمی پیدا ہوئی۔

18۔ ابو سعید بہادر خان

اولیائتو کے بعد:

ابو سعید بہادر خان

حکومت: 1317ء-1335ء

ایلخانی سلطنت کا حکمران بنا۔

وہ کم عمری میں تخت پر بیٹھا۔

اس کے دور میں شروع میں امیر چوہان بہت طاقتور شخصیت بن گیا۔

بعد میں ابو سعید نے اپنی سیاسی حیثیت مضبوط کرنے کی کوشش کی۔

ابو سعید کا دور

اس دور میں:

• مملوکوں کے ساتھ تعلقات میں بہتری آئی۔

• داخلی سیاسی کشمکش جاری رہی۔

• سلطنت کے مختلف اطاعتور ہوئے۔

• مرکزی اقتدار کمزور ہونے لگا۔

ابوسعید کی وفات 1335ء میں ہوئی اور اس کے ساتھ ایلخانی سلطنت کا مرکزی سیاسی ڈھانچہ تیزی سے ٹوٹ گیا۔

19۔ ایلخانی سلطنت کے زوال کے اسباب

اب ہم لیکچر کے آخری اور امتحانی لحاظ سے بہت اہم حصے میں آتے ہیں۔

1۔ جانشینی کا مسئلہ

مضبوط اور متفقہ جانشینی کا نظام نہ بن سکا۔

2۔ امرایک باہمی کشمکش

منگول سردار اور طاقتور امر اپنے اپنے مفادات کے لیے لڑتے رہے۔

3۔ مرکزی حکومت کی کمزوری

ابوسعید کے بعد ایسا طاقتور حکمران سامنے نہ آ سکا جو پوری سلطنت کو متحد رکھ سکتا۔

4۔ معاشی مسائل

جنگوں، انتظامی اخراجات اور مالی بد انتظامی نے سلطنت کو کمزور کیا۔

5۔ صوبائی طاقتوں کا اضافہ

مرکزی اقتدار کمزور ہوتے ہی مختلف علاقوں کے مقامی حکمران طاقتور ہونے لگے۔

6۔ منگول قبائلی سیاست

منگول سیاسی روایت میں قبائلی اور فوجی امرایک طاقت بہت اہم تھی۔ مرکزی حکومت کے کمزور ہوتے ہی یہ عناصر سلطنت کے لیے مسئلہ بن گئے۔

7۔ ابوسعید کی وفات

1335ء میں ابوسعید کی وفات ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوئی۔

اس کے بعد ایلخانی سلطنت مختلف سیاسی طاقتوں میں تقسیم ہونے لگی۔

20۔ ایلخانی سلطنت کی تاریخ کو ایک لائن میں سمجھیں

تاریخی تسلسل

منگول فتوحات

↓

ہلاکو خان

↓

1258ء بغداد کی فتح

↓

ایران و عراق میں الیگانی اقتدار

↓

ابتدائی منگول حکمران

↓

غازان خان 1295ء

↓

اسلام قبول کرنا اور اصلاحات

↓

اولجایتو 1304-1316ء

↓

علمی و تہذیبی ترقی

↓

ابوسعید 1317-1335ء

↓

مرکزی اقتدار کی کمزوری

↓

1335ء کے بعد الیگانی سلطنت کا انتشار

21۔ سب سے اہم بات: الیگانی دور کی تاریخی اہمیت

اگر امتحان میں سوال آئے:

"الیگانی سلطنت کے تاریخی اثرات بیان کریں"

تو طلبہ کو صرف جنگوں کا ذکر نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ پانچ بڑے پہلو بیان کرنے چاہئیں:

① سیاسی اثر

عباسی خلافت کے خاتمے کے بعد ایران و عراق میں نیا سیاسی نظام قائم ہوا۔

② اسلامی اثر

منگول حکمران طبقہ بتدریج اسلام کی طرف آیا، خصوصاً غازان خان کے دور میں اسلامائزیشن نے نمایاں سیاسی شکل اختیار کی۔

③ انتظامی اثر

منگول حکمرانوں نے مقامی فارسی انتظامی روایت سے استفادہ کیا۔

④ علمی اثر

تاریخ، فلکیات، طب، ریاضی اور دیگر علوم کو سرپرستی ملی۔

⑤ تہذیبی اثر

منگول، ایرانی اور اسلامی عناصر کے امتزاج سے ایک نئی فارسی-اسلامی درباری تہذیب تشکیل پائی۔

اختتامی تجزیہ

"کیا ایلخانی سلطنت صرف منگول سلطنت کی ایک شاخ تھی؟"

ابتداء میں یہ منگول فوجی فتوحات کا نتیجہ تھی، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس کی شناخت تبدیل ہوئی۔ منگول حکمرانوں نے ایران کی فارسی انتظامی روایت، مقامی ثقافت اور اسلامی مذہبی و قانونی روایت کو اختیار کیا۔ غازان خان کے اسلام قبول کرنے کے بعد یہ تبدیلی مزید نمایاں ہوئی۔ اس طرح ایلخانی سلطنت منگول فاتحین کی حکومت سے ایک ایسی فارسی-اسلامی سلطنت میں تبدیل ہوئی جس نے بعد کی ایرانی اور مسلم سیاسی تہذیب پر گہرے اثرات چھوڑے۔

ایک جملے کا خلاصہ

"ایلخانی تاریخ منگول تواریخ سے شروع ہو کر ایرانی انتظام، فارسی تہذیب اور اسلامی اقتدار کے امتزاج پر منتج ہوئی۔"

10 اہم سوالات

1. ایلخانی سلطنت سے کیا مراد ہے؟
2. ہلاکو خان کون تھا؟
3. بغداد کی فتح 1258ء کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟
4. ایلخانی سلطنت کا بانی کون تھا؟
5. غازان خان کے اسلام قبول کرنے کی کیا اہمیت تھی؟
6. غازان خان کی اہم انتظامی و مالی اصلاحات کون سی تھیں؟
7. رشید الدین ہمدانی اور جامع التواریخ کی اہمیت کیا ہے؟
8. مملوکیں اور ایلخانیوں کے درمیان کشمکش کے بنیادی اسباب کیا تھے؟
9. ایلخانی دور کی علمی و تہذیبی خدمات بیان کریں۔
10. ایلخانی سلطنت کے زوال کے بنیادی اسباب کیا تھے؟

یاد رہے کہ 1258ء سے 1335ء تک پورا ایلخانی دور یکساں نوعیت کا نہیں تھا۔ ابتدائی منگول دور، غازان کی اصلاحات و اسلامائزیشن، اولجایتو کا تہذیبی دور، اور ابو سعید کے بعد کا انتشار الگ الگ مراحل ہیں۔ یہی تقسیم اس موضوع کو سمجھنے کا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔ جدید تاریخ بھی ایلخانی دور کو اسی وسیع سیاسی، انتظامی، مذہبی اور ثقافتی تبدیلی کے تناظر میں دیکھتی ہے۔